بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی نمبر 30

تاریخ 2022-11-18

سوال: ایک دوست کی بیٹی کی جدہ میں شادی ہوئی تھی۔ وہ تین چار ماہ بعد پاکستان گئی۔ اس کے بعد اس کے شوہر نے اسے تحریری طور پر ایک طلاق بھیجی، اس وقت وہ حاملہ تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا حمل کے دوران طلاق دینا جائز ہے؟ کیا دوسری اور تیسری طلاق ہر ماہ بعد خود بخود واقع ہو جائے گی؟ کیا طلاق کے ثبوت کے لیے گواہ کا ہونا ضروری ہے؟ براہ کرم اس معاملہ میں راہنمائی فرمائیں۔

جواب: الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ﷺ ، امابعد:

صورت مسؤلہ میں حمل کے دوران صریح الفاظ کے اندر ایک طلاق دی گئی ہے تو اس صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گی۔ اسی طرح حمل کے دوران اگر شوہر طلاق دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور بچے کی پیدائش تک شوہر رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عدت کی مدت وضع حمل ہے یعنی جس دن بچہ کی پیدائش ہو گی تو عدت ختم ہو جائے گی۔ عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے نکاح کر سکتے ہیں۔

سوال کا ایک جزء کہ کیا طلاق کے واقع ہونے کے لیے گواہ کا ہونا ضروری ہے؟ طلاق کے واقع ہونے کے لیے کسی شخص کی گواہی ضروری نہیں ہے۔ شوہر اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

اس طرح سوال کا ایک جزء یہ ہے کہ کیا باقی دو طلاق خود بخود واقع ہو جائیں گی؟ ایک طلاق کے بعد باقی دو طلاق اس وقت تک واقع نہیں ہوں گی جب تک شوہر نہ دے، خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی۔

دستخط: رئیس دار الافتاء

مولانا ڈاکٹر حبیب الرحمٰن